202

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ٹیلیفون نمبر ۱۹ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — قادیان

ایڈیٹر۔ غلام نبی — یوم یکشنبہ

[illegible]

جلد ۳۰	یکم ماہ نبوت ۱۳۲۱ ہش	۲۱۔ ماہ شوال ۱۳۶۱ھ	یکم نومبر ۱۹۴۲ء	نمبر ۲۵۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۰۔ ماہ اخا ۱۳۲۱ ہش سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۷ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں خدا تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے۔

آج صبح مسجد اقصیٰ میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام اطفال کا امتحان ہوا جس میں ۱۳۰ بچے شامل ہوئے۔

جناب ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب کو نزلہ کی وجہ سے گلے میں دُکھ کی سخت تکلیف ہے۔ اور آواز بھی بیٹھی ہوئی ہے احباب دعائے صحت کریں۔

جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ناظر اعلیٰ دس یوم کی رخصت پر ہیں۔ خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب قائم مقام ناظر اعلیٰ اور خانصاحب برکت علی صاحب قائم مقام ناظر بیت المال ہوں گے۔ جناب چوہدری صاحب کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں۔ اور وہ انہیں علاج کے لئے امرتسر لے گئے ہیں احباب دعائے صحت کریں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

آئندہ حج اور مسلمانانِ ہند

اس دفعہ بحری راستہ کے نہایت ہی مخدوش اور خطرناک ہونے کی وجہ سے حکومت نے جہاں حاجیوں کے بحری سفر کے لئے جہاز مہیا کرنے سے معذوری کا اعلان کیا۔ وہاں اس سال حج کا ارادہ رکھنے والوں کو یہ مشورہ دیا۔ کہ وہ اپنا سفر ملتوی کر دیں۔ جنگ کے موجودہ خطرات سے بہت معمولی واقفیت رکھنے والا ہر شخص جانتا ہے۔ کہ حکومت یہ اعلان کرنے اور مشورہ دینے میں بہ تقاضائے حالات مجبور تھی۔ اور چونکہ اسلام لایکلف اللّٰہ نفسًا اِلّا وسعھا کے اصل کے ماتحت اپنے پیروؤں کو کوئی ایسا حکم نہیں دیتا۔ جو ان کی وسعت اور طاقت سے باہر ہو۔ اور فریضۂ حج کی ادائیگی کے متعلق اسلام نے یہ سہولت دے رکھی ہے۔ کہ اگر راستہ مخدوش ہو۔ اور جان کا خطرہ ہو۔ تو دوسرے موقعہ پر ملتوی کر دیا جائے۔ اس لئے اس سال حج کے لئے نہ جانے سے کوئی قباحت پیدا نہ ہوتی تھی۔ بلکہ ایک رنگ میں اسلام کی صداقت ظاہر ہوتی تھی کہ اس کی ہر تعلیم مکمل اور ہر حکم پیش آنے والی مشکلات کو مدنظر رکھ کر دیا گیا ہے۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ اس موقعہ پر نہ تو اسلامی تعلیم کو پیش نظر رکھا گیا اور نہ روز افزوں خطرات سفر کو کچھ وقعت دی گئی

بلکہ بعض حلقوں کی طرف سے حکومت کو بشدت مطعون کرتے ہوئے لکھا گیا۔ کہ "حکومت ہند نے حاجیوں کے جہازوں کی روانگی روک کر ہندوستان اور ملحقہ ممالک کے ہزاروں مسلمانوں کو حج بیت اللہ شریف و زیارت مدینہ منورہ کے اہم فریضہ سے محروم کر دیا ہے" نیز یہ کہ "عازمین حج کی حوصلہ شکنی کی جو حکمت عملی اختیار کی گئی ہے۔ اسے زیادہ شدید بنانے کے لئے جنگی صورت حالات کو بہانہ بنایا جا رہا ہے!" اور مطالبہ کیا گیا۔ کہ "وائسرائے ہند ایسا انتظام بہت جلد کریں۔ کہ ہندوستان کے مسلمان حج و زیارت مدینہ منورہ کے اہم فریضہ سے محروم نہ رہ جائیں"

بعض اخبارات نے بھی یہی روش اختیار کی اس میں شک نہیں۔ کہ حج اسلام کے ارکان میں سے ایک رکن ہے اور مقررہ شرائط کے ماتحت اس کی ادائیگی فرض۔ لیکن ایک صاف اور واضح شرط کے پورے نہ ہوتے ہوئے یعنی راستہ کا امن بالکل مفقود ہوتے ہوئے اس کی ادائیگی پر اصرار کرنا وہی عاقبت نااندیشی ہے جس کے مسلمانوں کے لیڈر کہلانے والے عادی ہیں۔ اور جس کی وجہ سے بیچارے عام لوگوں کو وہ بارہا نہایت شدید جانی اور مالی نقصانات پہنچا چکے ہیں۔ مثال کے طور پر صرف تحریک ہجرت کا ذکر کر دینا کافی ہے۔ ورنہ اگر ان کو اسلامی ارکان کی بجا آوری کا اتنا ہی خیال ہے۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ اسلام کے دوسرے ارکان پر

نہ خود عمل کرتے ہیں۔ اور نہ دوسروں سے عمل کراتے ہیں۔ کون نہیں جانتا۔ کہ روزانہ پانچ وقت نماز ادا کرنا اسلام کا نہایت اہم حکم ہے۔ اور اس کی بجا آوری کی جس قدر تاکید آئی ہے۔ اور کسی کی نہیں۔ مگر کیا مسلمان اس پر عمل کرتے ہیں۔ اور لیڈر کہلانے والے انہیں عمل کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو حج کی ادائیگی پر ایسی حالت میں زور دینا جبکہ راستہ نہایت ہی مخدوش ہے ناواقف اور جذباتی مسلمانوں کو دیدہ و دانستہ مصائب میں مبتلا کرنا نہیں تو اور کیا ہے۔

آخر جب اصرار کیا گیا۔ اور حکومت نے محسوس کیا۔ کہ ممکن ہے عام لوگ اس وہم میں مبتلا ہو جائیں۔ کہ حکومت ان کے ایک مذہبی فریضہ کی ادائیگی میں مداخلت کر رہی ہے۔ تو اس نے اعلان کر دیا۔ کہ جو لوگ جانا چاہیں۔ وہ برٹش انڈیا جہازوں کے ذریعہ بصرہ اور بغداد کے راستہ جا سکتے ہیں کراچی سے بصرہ تک جہاز ملیں گے اور بصرہ سے بغداد تک ریل کے ذریعہ سفر کیا جا سکتا ہے۔ اس سے آگے سفر کے لئے لاریوں کا انتظام ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ خود خطرات کو دیکھتے ہوئے اور حکومت کی طرف سے خطرات کے متعلق آگاہ کر دینے کے باوجود جو لوگ یہ اصرار کریں۔ کہ وہ ضرور جائیں گے۔ ان کو سوائے اس کے کیا کہا جا سکتا ہے کہ اچھا وہ راستہ ہے جائیے۔ اور جو کچھ پیش آئے اسے برداشت کیجئے۔ اس کے بعد جو حالات پیش آئیں انہیں کوئی حرف شکایت زبان پر لائے بغیر جانا

چاہیئے تھا۔ لیکن تعجب ہے۔ کہ تین سو کے قریب لوگ جو غلط کار مشیروں کے مشورہ سے بعزم حج کراچی پہنچ چکے ہیں۔ انہوں نے پہلی منزل پر ہی چیخنا چلانا شروع کر دیا ہے۔ انہوں نے حکومت سے درخواست کی کہ انہیں بصرہ پہنچانے کا بندوبست کیا جائے۔ اس کا جواب انہیں وہی ملا۔ جو موجودہ حالات میں مل سکتا تھا۔ حکومت نے بذریعہ تار بتایا۔ کہ "ہم اپنے اس فیصلہ کو بہت زیادہ وسعت کے ساتھ مشتہر کر چکے ہیں۔ کہ اس سال بذریعہ بحری راستہ سے سفر حج کا انتظام نہیں کیا جا سکتا مگر اس کے باوجود یہ لوگ بعزم حج کراچی پہنچ گئے۔ جو اسباب و وجوہ اس فیصلہ کے محرک ہوئے ہیں۔ وہ عراقی راستہ کے اس حصہ پر بھی اسی طرح اثر انداز ہو رہے ہیں جس کا تعلق سمندر سے ہے۔ اس لئے افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ کی تجویز کے مطابق جہاز مہیا کرنے کا بیڑا نہیں اٹھایا جا سکتا۔ اس امر واقعہ کی اشاعت ہم سے جس قدر ہو سکتی ہے۔ کر رہے ہیں"

اس جواب سے ظاہر ہے۔ کہ جو لوگ بعزم حج کراچی پہنچ چکے ہیں۔ وہ بے حد پریشانی میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ اور اس کا موجب وہی لوگ ہیں جنہوں نے حج پر جانے کے لئے اصرار کیا اور کچھ لوگوں کو اس کے لئے آمادہ کر لیا۔ حالانکہ حکومت ہند کا یہ بھی اعلان کراچی ہے کہ حکومت ہند نے سمندر کے راستہ حج کے انتظام میں جو معذوری ظاہر کی ہے وہ حقیقی ہے۔ اور حیدر آباد کی حج کمیٹی کا یہ فیصلہ بھی شائع ہو چکا ہے۔ کہ جنگ کی صورت حالات کی وجہ سے اس سال حیدر آباد کا کوئی قافلہ حج کے لئے نہیں جائے گا۔ اب بھی وقت ہے۔ کہ حج کا ارادہ رکھنے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مسٹر کینڈی ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر گورداسپور کی تبدیلی

ہمیں یہ معلوم کرکے کہ مسٹر کینڈی ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور سے فیروزپور تبدیل ہوگئے ہیں افسوس ہؤا۔ صاحب موصوف ایک شریف الطبع افسر ہیں۔ اور پبلک مفاد کا خاص طور پر خیال رکھتے ہیں۔ گندم کی قلت کے زمانہ میں انہوں نے گندم مہیا کرنے کا جو انتظام کیا۔ اس سے تمام ضلع کی پبلک ان کی ممنون ہے۔ حال میں کثرت باراں کی وجہ سے جو سیلاب بیٹ کے علاقہ میں آیا۔ اس موقعہ پر صاحب موصوف نے سیلاب زدہ علاقہ میں موقعہ پر پہونچ کر خستہ حال لوگوں کی امداد کی۔ اور اس میں انہوں نے بڑی کوفت اور مشقت برداشت کی حتیٰ کہ بیمار ہوگئے۔ صاحب موصوف گورداسپور سے ایسی حالت میں جارہے ہیں۔ کہ خاص و عام ان کی تبدیلی کو دل سے محسوس کررہے ہیں۔

مسٹر کینڈی کی جگہ پر مسٹر پی۔ کے کول آئے ہیں۔

سکیم تبلیغ خاص کے اعلان کی غرض و غایت

"اصل چیز الفضل کا خطبہ نمبر یا ان رائز ہے۔ جو ہر ہفتہ ان کو پہونچتا رہے۔ اور چونکہ خطبہ کے متعلق مسنون طریق یہی ہے۔ کہ وہ اہم امور پر مشتمل ہو۔ اس لئے اس میں سب مسائل پر بحثیں آجاتی ہیں۔ اس میں سلسلہ کے مسائل بھی ہوتے ہیں۔ جماعت کو قربانی کی طرف بھی توجہ دلائی جاتی ہے۔ اور مخالفتوں کا ذکر بھی ہوتا ہے۔ اور اس طرح ہر ہفتہ جس شخص کو یہ خطبہ پہونچتا رہے۔ احمدیت گویا ننگی ہوکر اس کے سامنے آتی رہے گی۔ اور وہ بخوبی اندازہ کرسکتا ہے۔ کہ اس جماعت کی امنگیں اور آرزوئیں کیا ہیں۔ کیا ارادے ہیں۔ دشمن کیا کہتا ہے۔ اور یہ کس رنگ میں اس کا مقابلہ کرتے ہیں یا کرنا چاہتے ہیں۔ اگر اس رنگ میں کام شروع کیا جائے۔ تو ایک شور مچ سکتا ہے۔ اگر دو ہزار آدمی بھی ایسے ہوں جن کے پاس ہر ہفتہ سلسلہ کا لٹریچر پہونچتا رہے تو بہت اچھے نتائج کی توقع کی جاسکتی ہے" تبلیغ خاص کی مد تحریک جدید کے ماتحت اس لئے قائم کی گئی ہے۔ کہ احمدیت ننگی ہوکر سامنے آتی رہے۔ اس کے واسطے اخبار الفضل کا خطبہ نمبر اردو دان طبقہ کے واسطے اور سن رائز میں خطبہ نمبر کا ترجمہ ہوتا ہے۔ وہ انگریزی دان طبقہ کے واسطے بہترین تبلیغ کا ذریعہ ہے۔ اس لئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۲۳ اکتوبر کے اخبار الفضل میں یہ تحریک فرمائی ہے کہ جو دوست خواہش رکھتے ہیں۔ کہ تبلیغ کے کام میں اور زیادہ حصہ لیں۔ وہ اس طرف توجہ کریں۔ چونکہ تبلیغ خاص کی مد کے وعدوں کا حساب نہ رکھا جائے گا۔ بلکہ فوری ضرورت کے ماتحت روپیہ چاہیئے۔ اسی لئے دوستوں کو جلد روپیہ ارسال کرکے اس میں شامل ہونا چاہیئے۔ جن دوستوں کا چندہ تبلیغ خاص ۱۰ نومبر تک مرکز میں داخل ہوجائے گا انشاء اللہ۔ ان کے نام اخبار الفضل میں ان کی اطلاع کے لئے شائع کردیئے جائیں گے دوستوں کو چاہیئے

وار فنڈ کی فراہمی کے لئے شاندار کبڈی ٹورنامنٹ

مقامی پولیس نے بہ معاونت نظارت امور عامہ وار فنڈ میں امداد کے لئے یہاں ایک کبڈی ٹورنامنٹ کا انتظام کیا۔ آج اسکا پہلا دن تھا۔ پہلا میچ قادیان کی B ٹیم اور سیالکوٹ کی ٹیم میں ہؤا۔ جس میں سیالکوٹ کی ٹیم جیت گئی۔ دوسرا میچ امرتسر اور قادیان کی A ٹیم میں ہؤا۔ جس میں قادیان کی ٹیم جیتی۔ کل اور پرسوں بھی میچ ہونگے۔ گجرات اور لوکوشاپ لاہور کی ٹیمیں بھی حصہ لے رہی ہیں۔

انتظامات کے لئے نظارت امور عامہ نے ایک کمیٹی مقرر کردی تھی جس کے صدر مولوی عبدالرحمٰن صاحب جنرل پریذیڈنٹ اور سیکرٹری چودھری لدھا کشن صاحب انچارج پولیس قادیان تھے۔ کمیٹی کے بعض ہندو معززین بھی ممبر ہیں۔ کبڈی انتظامات ہر طرح سے تسلی بخش ہیں۔

بیسواں یوم وقار عمل

۵۵۵ فٹ لمبی۔ بارہ فٹ چوڑی سڑک پر مٹی ڈالی گئی

قادیان ۳۰ اکتوبر۔ آج انصار و خدام نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں ہاتھ سے مشقت کا کام کرنے کا دن منایا۔ نماز فجر کے بعد احباب مختلف محلوں سے مقام عمل پر جمع ہونا شروع ہوگئے۔ مقام عمل وہ سڑک تھی جو باب الانوار سے قادر آباد کو جاتی ہے اسے سڑک کی صورت حاصل نہیں تھی۔ گو پہلے بھی ۲ دو مرتبہ اس جگہ کام کیا گیا لیکن گزشتہ برسات کے موسم میں پانی کے تیز بہاؤ نے اسے بالکل بگاڑ دیا۔ اس سڑک کے ایک حصہ پر مٹی ڈالنے کی تجویز کی گئی۔ اور نشانات لگواکر ماہرین کی ہدایات کے ماتحت کام کا نقشہ تیار کیا گیا۔ کام آٹھ بجے سے ساڑھے دس بجے تک ہؤا۔ بوجہ جمعۃ المبارک احباب کو جلدی فارغ کردیا گیا۔ انصار اللہ کا کام بھی قابل تعریف تھا۔ اس دفعہ انصار اللہ کی حاضری میں نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ بہت سے بزرگ وقت کی پابندی کرتے ہوئے مقام عمل پر تشریف لائے۔ اور اس طرح نوجوان خدام کے لئے ایک قابل عمل نمونہ قائم کیا۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بوجہ خرابی طبیعت کے تشریف نہ لاسکے۔ ۱۰½ بجے حضرت سید محمد سرور شاہ صاحب نے دعا کرائی۔ دعا سے قبل عہد دہرایا گیا۔ اور احباب کا شکر ادا کیا گیا۔ نیز انہیں پابندیٔ وقت کو اپنا شعار بنانے کی طرف توجہ دلائی گئی۔

اس عرصہ میں احباب کی محنت سے ۵۵۵ فٹ لمبی اور ۱۲ فٹ چوڑی سڑک پر قریباً ۶۰۰۰ مکعب فٹ مٹی ڈالی گئی۔ اندازہ ہے کہ یہ کام ۷۵ روپے میں ہوتا اس دفعہ کام کی نوعیت کے لحاظ سے کدالوں کی بہت زیادہ ضرورت تھی۔ لیکن مرکزی سٹور میں اتنی تعداد میں کدالیں نہ تھیں جو بعض محلہ جات سے مستعار لی گئیں۔ لیکن اس کے باوجود کدالوں کی کمی نمایاں طور پر محسوس ہوئی۔

بیرونی مجالس کو بھی چاہیئے کہ اپنے اپنے ہاں ہاتھ سے کام کرنے کی تحریک کو عام کریں۔ قادیان میں جو یہ دن منایا جاتا ہے۔ یہ دو ماہ کے بعد آتا ہے۔ اور یہ اس کام سے زائد ہوتا ہے۔ جو مقامی خدام الاحمدیہ نصف گھنٹہ روزانہ یا ہفتہ میں چار بار کرتے ہیں۔ پس بیرونی مجالس بھی اسی حساب سے کام کریں۔ اور کوئی دن ایسا بھی مقرر کیا کریں۔ جب ساری مقامی جماعت کو شمولیت کا موقعہ دیا جائے۔

ناصر احمد مہتمم شعبہ وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ

قادیان میں فوجی بھرتی

بعض دوستوں کی طرف سے بھرتی کے متعلق دریافت کیا جارہا ہے۔ لہٰذا اعلان کیا جاتا ہے کہ قادیان میں باقاعدہ بھرتی کا دفتر سرکاری طور پر کھلا ہؤا ہے۔ جس میں گیارہ بجے سے ۴ بجے تک روزانہ بھرتی ہوتی ہے۔ جمعہ کے روز بوجہ تعطیل دفتر بند رہتا ہے۔ اس وقت احمدیہ کمپنی کی بھرتی بھی شروع ہوگئی ہے جو احمدی نوجوان بھرتی ہونا چاہتے ہوں۔ وہ یہاں بھرتی ہوسکتے ہیں۔ احمدی نوجوانوں کے علاوہ عیسائی سکھ جاٹ۔ دیگر سکھ۔ ہندو۔ مذہبی سکھ۔ رامداسی سکھ۔ خاکروب وغیرہ بھی بھرتی ہوسکتے ہیں۔ احمدی نوجوانوں کو احمدیہ کمپنی میں بھجوایا جارہا ہے۔

مرزا شریف احمد کیپٹن اسسٹنٹ ریکروٹنگ آفیسر لاہور ایریا قادیان

قرآن کریم کے تمام تراجم کو غلط قرار دینے والے کی قرآن دانی کی حقیقت

Digitized By Khilafat Library Rabwah

"شرائط قرآن فہمی" کے نام سے ایک ٹریکٹ کسی صاحب سید علی محمد لاہور نے شائع کیا ہے جس میں مسلمانوں کی پست حالی اور ان کے نام نہاد لیڈروں کی خود غرضی کا رونا روتے ہوئے لکھا ہے :-

"اب وُہی مسلمان ہے۔ مُردہ دلی۔ افسردگی۔ عیش پسندی اس کا شیوہ ہے لیڈر خود غرض۔ راہنما نفس پرست اب عوام کیا کریں۔ اور موجودہ دَور میں تو کچھ ایسی مصیبت نازل ہوگئی ہے۔ گو تُم مشکل وگرنہ گویم مشکل"

یہاں تک تو جو کچھ کہا گیا۔ درست اور بجا ہے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کی یہ بدحالی کیونکر دُور ہو سکتی ہے ٹریکٹ نویس صاحب کے نزدیک مسلمانوں کی تباہی و بربادی کی بنیاد "صرف قرآن کے غلط تراجم۔ غلط تفاسیر اور قرآن کی معنوی تحریف پر ہے جس کا نیک دل بھولے بھالے مسلمان شکار ہو رہے ہیں"

اس کے ساتھ ہی انہوں نے مسلمانوں کی اس "بنیادی غلطی" کے ازالہ کے لئے بزعم خود دو سو صفحہ کی ایک کتاب "قرآن فہمی" لکھنے کا اعلان کیا ہے۔ اور اس کا نمونہ زیر نظر سولہ صفحہ کا ٹریکٹ پیش کیا ہے اور دعوے کیا ہے۔ کہ "اگر آپ اسے ایک دفعہ شروع سے آخر تک پڑھ لیں گے تو نہ آپ کو کوئی قادیانی گمراہ کر سکے گا نہ عیسائی۔ نہ آریہ بہکا سکے گا۔ اور نہ چکڑالوی"۔

یہ ٹریکٹ جن "عجائبات" کا مجموعہ ہے۔ اُن میں سے صرف چند اس مضمون میں پیش کئے جاتے ہیں :-

اس ٹریکٹ میں سارا زور بیان اسی امر پر صرف کیا گیا ہے۔ کہ آج تک قرآن کریم کے جس قدر تراجم شائع ہو چکے ہیں وُہ سب کے سب غلط اور گمراہ کن ہیں۔

قرآن کریم کا صحیح ترجمہ اور اس کی تفسیر اب انہی صاحب کے ذریعہ دُنیا کی آنکھ شاید کر سکتی ہے۔ غلط تراجم اور تفاسیر کی انہوں نے اپنے اس ٹریکٹ میں چار مثالیں پیش کی ہیں۔ ایک رسالہ پیشوا دہلی سے۔ دوسری رسالہ مولوی دہلی سے تیسری "الفضل" سے اور چوتھی "اہلحدیث" امرتسر سے۔

پیشتر اس کے کہ "الفضل" کی طرف جو غلطی منسوب کی گئی ہے۔ اس کے متعلق کچھ عرض کیا جائے۔ یہ بتا دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ صاحب جنہیں قرآن کریم کے تمام تراجم میں عیب ہی عیب دکھائی دیتے ہیں اور جن کے دماغ میں یہ جنون سمایا ہوا ہے کہ دُنیا کے سامنے اب انہی کے ذریعہ قرآن فہمی کے صحیح اصول ظاہر ہوں گے۔ وُہ خود کس علم کے مالک ہیں۔ ابھی انہوں نے وُہ دو سو صفحہ کی کتاب شائع نہیں کی جس پر انہیں ناز ہے۔ صرف سولہ صفحہ کا ٹریکٹ بطور نمونہ شائع کیا ہے۔ اسی سے ان کی قرآن فہمی اور ترجمہ دانی کی چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔

(۱) لو انزلنا ھٰذا القراٰن علی جبل لراٰیتہ خاشعًا متصدعًا من خشیۃ اللّٰہ وتلک الامثال نضربھا للناس لعلھم یتفکرون کا ترجمہ یہ کیا گیا ہے "اگر ہم یہ قرآن پہاڑ پر نازل کرتے تو وُہ ضرور خدا کے خوف سے کانپنے لگتا۔ اور یہ مثال ہم آدمیوں کے لئے اس لئے بیان کر رہے ہیں۔ کہ شاید وُہ غور کریں"! اس میں لراٰیتہ خاشعًا کے الفاظ کو بالکل نظر انداز کر دیا گیا ہے۔

(۲) افلا یتدبرون القراٰن کا ترجمہ یہ کیا ہے "کیا تم قرآن میں غور نہیں کرتے"!

(۳) ما ننسخ من اٰیۃ او ننسھا نأت بخیر منھا کا ترجمہ کیا ہے "ہم کبھی آیت کو منسوخ نہیں کرتے۔ مگر اس سے بہتر بھیج دیتے ہیں" ننسھا کا ترجمہ نہیں کیا گیا۔

(۴) اولٰئک ھم المفلحون کا ترجمہ کیا ہے "وہی نجات پانے والے ہیں"۔ حالانکہ فلاح اور نجات میں بہت بڑا فرق ہے۔

(۵) الٓمّٓ ذٰلک الکتاب لاریب فیہ ھدًی للمتقین الذین یؤمنون بالغیب ویقیمون الصلوٰۃ ومما رزقناھم ینفقون کا ترجمہ کیا ہے "الٓمّٓ۔ یہ کتاب بے شک ہدایت ہے۔ خدا سے ڈرنے والوں کے لئے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ اور نماز پڑھتے ہیں۔ اور ہم نے جو کچھ دیا ہے۔ اس میں سے خرچ کرتے ہیں"! اس میں اول تو الٓمّٓ کا ترجمہ نہیں کیا۔ پھر لاریب فیہ کا ترجمہ نظر انداز کر دیا ہے۔

(۶) جنّٰت عدن التی وعد الرحمٰن عبادہ بالغیب کا ترجمہ کیا ہے "عدن کی جنتیں جن کے لئے غائبانہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے"! الرحمٰن اور عبادہ کا ترجمہ نظر نہیں آتا۔

(۷) انھا لکبیرۃ الا علی الخاشعین الذین یظنون [illegible] ملاقوا ربھم وانھم الیہ راجعون کا ترجمہ کیا ہے "نماز گراں ہے مگران لوگوں پر جو خیال کرتے ہیں۔ کہ وُہ خدا سے ملاقات کرنے والے ہیں۔ اور اسی کی طرف پلٹنے والے ہیں"! اس میں خاشعین کو بالکل چھوڑ دیا ہے۔ جو شخص ایک چھوٹے سے ٹریکٹ میں قرآن کریم کی چند آیات کا ترجمہ کرتے ہوئے سات ایسی کھلی کھلی غلطیاں کرے۔ اس کا یہ دعوے کہ پہلے جس قدر تراجم ہو چکے ہیں وُہ سب غلط اور گمراہ کن ہیں۔ خلل دماغ کا نتیجہ نہیں تو اور کیا ہے۔

اس ٹریکٹ کے آخر میں لکھا ہے :-

"آج کل بڑے بڑے مترجم اور مفسر بھی بے تحاشا غلطی کے مرتکب ہو رہے ہیں اور اسلام کو غلط شکل میں پیش کر کے مسلمانوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ اور انہی حضرات کے تراجم اور تفاسیر سے غیر مسلم اقوام فائدہ اٹھا رہی ہیں" یہ سطور لکھنے کے بعد بطور مثال یہ بات بیان کی ہے۔ کہ آریہ سماج کے بانی سوامی دیانند نے بھی ستیارتھ پرکاش میں کئی اعتراض کئے ہیں۔ جن میں سے ایک اعتراض بسم اللہ پر بھی ہے وُہ کہتے ہیں۔ کہ جب مسلمان بسم اللہ کا ترجمہ یوں کرتے ہیں۔ کہ "میں اللہ کے نام سے جو رحمان و رحیم ہے شروع کرتا ہوں" تو پھر یہ کتاب غیر خدا کا کلام ہو سکتا ہے۔ جو خدا کے نام سے شروع کرے"!

اس اعتراض کا ذکر کر کے لکھتے ہیں :-

"اب آپ فرمایئے۔ جس شخص کو قرآن اور عربی سے واقفیت نہ ہو۔ وُہ تو اسے صحیح ماننے پر مجبور ہی ہے۔ کیونکہ تمام ترجموں میں ایسے ہی معنے ملیں گے۔ اور کسی ترجمہ میں اس ترجمہ پر نہ کوئی نوٹ ہوگا۔ نہ کوئی حاشیہ۔ جواب دینے والوں نے جواب دیا ہے۔ کہ اس میں یہ امر بھی پوشیدہ ہو سکتا ہے۔ یعنی "شروع کر اللہ کے نام سے جو رحمان و رحیم ہے" اگر کیا یہ بہتر نہ تھا۔ کہ ترجمہ صرف اتنا ہی ہوتا "اللہ کے نام سے جو رحمان و رحیم ہے"... اس صورت میں کوئی اعتراض بھی نہیں ہو سکتا تھا۔ مگر کیا کیا جائے کہ از ما ست کہ بر ما ست"!

معلوم ہوتا ہے۔ "ستیارتھ پرکاش" کا اعتراض کسی سے سنکر لکھ دیا گیا ہے۔ اور خود اس کو دیکھنے تک کی تکلیف گوارا نہیں کی گئی کیونکہ سوامی دیانند نے اسی ترجمہ پر اعتراض کیا ہے جس کو اس ٹریکٹ میں درست قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ ستیارتھ پرکاش کے چوتھے ایڈیشن کے صفحہ ۵۶۴ پر لکھا ہے۔

"سورہ فاتحہ۔ شروع ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے۔ محقق مسلمان لوگ ایسا کہتے ہیں۔ کہ یہ قرآن خدا کا کلام ہے۔ لیکن اس قول سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کا بنانے والا کوئی دوسرا ہے۔ کیونکہ اگر خدا کا بنایا ہوتا۔ تو "شروع ساتھ نام اللہ کے" ایسا نہ کہتا۔ بلکہ "شروع واسطے ہدایت انسانوں کے" ایسا کہتا"!

گویا جس ترجمہ کے متعلق یہ دعوٰی کیا گیا کہ اس پر کوئی غیر مسلم اعتراض نہیں کر سکتا۔ اسی پر سوامی دیانند صاحب نے "ستیارتھ پرکاش" میں بہت عرصہ ہوا۔ اعتراض کر رکھا ہے یہ تو ٹریکٹ لکھنے والے صاحب کی قرآن کریم اور مذاہب غیر سے واقفیت کا حال ہے۔ احادیث سے واقفیت کا پتہ اس سے لگ سکتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس مشہور حدیث کو کہ اختلاف امتی رحمۃ غلط اور مصنوعی قرار دیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے "اس قرآن کو جو اصبحتم بنعمتہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

پیشگوئی مصلح موعود
حصّہ ثانی

مصلح موعود کے زمانہ کی تعیین

اور

کیا مصلح موعود کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صُلبی اولاد میں سے ہونا ضروری ہے

مصلح موعود مسیح موعودؑ کا حقیقی فرزند ہے

مصلح موعود کی پیشگوئی کے متعلق تحقیق کرتے ہوئے ایک نہایت ضروری امر یہ بھی ہے۔ کہ یہ معلوم کیا جائے۔ کہ آیا مصلح موعود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حقیقی فرزندوں میں سے کوئی فرزند ارجمند ہونا چاہیئے۔ یا وہ حضور کی جسمانی نسل میں سے آئیندہ کسی دور کے زمانہ میں ہوگا۔ یا آپ کی جماعت ہی کا کوئی فرد جو آپ سے جسمانی ابنیت کا رشتہ نہ رکھتا ہو۔ محض روحانی تعلق کی وجہ سے آپ کا بیٹا کہلا کر مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوگا۔

اگر یہ امر ثابت ہو جائے کہ مصلح موعود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حقیقی فرزند ہی ہونا چاہیئے۔ تو اس امر کے ثابت ہو جانے پر مصلح موعود کے زمانہ پیدائش کی بھی ایک حد تک تعیین ہو جاتی ہے۔ اور غیر مبایعین کی طرح مصلح موعود کا نہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد چوتھی صدی میں انتظار کرنا پڑتا ہے۔ اور نہ ہی کسی ایسے مدعی کے دعوے کے متعلق تحقیقات کی ضرورت رہتی ہے جو صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اپنا روحانی ابنیت کا رشتہ جتا کر مصلح موعود بننے کی کوشش کرے۔

چنانچہ اس امر کے پیش نظر میں سب سے اول اس امر کو ثابت کرتا ہوں۔ کہ مصلح موعود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حقیقی فرزندوں میں سے ہی کوئی فرزند ارجمند ہونا چاہیئے۔

دلیل اول

مصلح موعود کے متعلق خبر صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہی نہیں دی گئی۔ بلکہ آپ سے ۱۳ سو سال پہلے سرور کائنات فخر موجودات سید ولد آدم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اس کی خبر دی ہے۔ اور اسے مسیح موعود علیہ السلام کا حقیقی فرزند ہی قرار دیا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مسیح موعود کی آمد کے ذکر کے بعد فرماتے ہیں فیتزوج ویولد لہ (مشکوٰۃ مجتبائی صفحہ ۴۸۰ باب اقتراب الساعۃ) کہ مسیح موعود نکاح کریگا اور اس کو فائدہ پہونچانے کے لئے اسکے ہاں اولاد ہوگی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی کا ذکر اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام ایڈیشن دوم صفحہ ۵۷۸ پر کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔ فقی ھٰذا اشارۃ الی ان اللہ یعطیہ ولداً صالحاً یشابہ اباہ ولا یاباہ ویکون من عباد اللہ المکرمین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس پیشگوئی میں اس بات کیطرف اشارہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ مسیح موعود کو ایک صالح لڑکا دیگا۔ جو اپنے باپ کے مشابہ ہوگا۔ اور اس کا فرمانبردار ہوگا۔ اور خدا کے معزز بندوں میں سے ہوگا۔

اس کے بعد پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مصلح موعود کے متعلق اپنی الہامی پیشگوئی کا ذکر فرماتے ہیں۔ اور اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کے مطابق قرار دیتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ مصلح موعود کو آپ کا حقیقی فرزند ہی ہونا چاہیئے۔ کیونکہ مسیح موعود کے نکاح کے ذکر کے بعد اس کے ہاں اولاد ہونے کا ذکر اسی بات کا مشعر ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اس پیشگوئی سے یہی امر سمجھا۔ جیسا کہ آئینہ کمالات اسلام کی محولہ بالا عبارت سے ظاہر ہے

دلیل دوم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ کی جناب میں ایک ایسے بابرکت فرزند صالح عطا کئے جانے کے لئے دعا کی جس کا وجود دُنیا کے لئے ایک نشان رحمت ہو اللہ تعالےٰ نے آپ کی اس دعا کو سنا۔ اور ذیل کے الفاظ میں اس کی قبولیت کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بشارت دی۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔

”میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دُعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیت جگہ دی۔ اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لودھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل و احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے۔ اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ . . . سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔“ (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

اس الہامی عبارت سے ظاہر ہے۔ کہ فرزند صالح کے متعلق اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا کو آپ کے مانگنے کے موافق قبول کر لینے کا ذکر فرمایا ہے۔ اللہ تعالےٰ کا وعدہ چونکہ ٹل نہیں سکتا۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ضرور ایسا بابرکت فرزند صالح عطا کیا جائے۔ اور آپ کے مانگنے کے موافق عطا کیا جائے

آیئے اب اس بات پر غور کریں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طلب و تمنا دعا کے وقت یہ تھی کہ ایسا فرزند صالح آپ کی نسل میں کسی دُور کے زمانہ میں پیدا ہو یا یہ کہ آپ یہ چاہتے تھے کہ ایسا فرزند صالح آپ کے حقیقی فرزندوں میں سے ہی کوئی فرزند ارجمند ہو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بعد کا طرز عمل اس بات پر روشن دلیل ہے۔ کہ حضور کی طلب و خواہش یہی تھی۔ کہ مصلح موعود آپ کا حقیقی فرزند ہی ہو۔ کیونکہ اس پیشگوئی کے بعد آپ کے ہاں جو لڑکے پیدا ہوئے انہی میں آپ مصلح موعود کے متلاشی رہے حضور کا اپنے حقیقی فرزندوں میں سے ہی مصلح موعود کو تلاش کرنا آپ کی یہی خواہش تھی۔ کہ ایسا بابرکت [illegible] آپ کا حقیقی فرزند ہی ہو۔ ورنہ یہ ناممکن ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا کی طرف سے دعا کی قبولیت کی خبر اپنے مانگنے کے موافق ملنے کے بعد اپنے حقیقی فرزندوں میں سے ہی مصلح موعود کو تلاش کرتے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش اب تکمیل دلیل کے لئے یہ امر بتانا ضروری رہ جاتا ہے۔ کہ یہ کس طرح ثابت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے حقیقی فرزندوں میں ہی مصلح موعود کو تلاش کیا ہے۔ سو اس کے متعلق عرض ہے۔ کہ اس پیشگوئی کے بعد آپ کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام بشیر رکھا گیا۔ یہ لڑکا ۱۶ ماہ زندہ رہ کر فوت ہو گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس بچے کے متعلق فرماتے ہیں۔

”ہاں اجتہادی طور پر گمان کیا جاتا تھا کہ کیا عجب کہ مصلح موعود یہی لڑکا ہو۔“ (سبز اشتہار)

اس لڑکے کی وفات کے بعد ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو آپ کے ہاں ایک فرزند ارجمند پیدا ہوا۔ جس کی پیدائش کی خبر حضور نے حاشیہ اشتہار تکمیل تبلیغ میں دی۔ اور مصلح موعود کے متعلق اپنا الہامی شعر

اے فخر رسل قرب تو معلومم شد
دیر آمدۂ ز راہِ دور آمدۂ

درج کرنے کے بعد تحریر فرمایا۔

”پس اگر حضرت باری جل شانہ کے ارادہ میں دیر سے مراد اسی قدر دیر ہے، جو اس پسر کے پیدا ہونے میں جس کا نام بطور تفاؤل بشیر الدین محمود رکھا گیا ہے ظہور میں آئی۔ تو تعجب نہیں کہ یہی لڑکا مصلح موعود [illegible]۔“

اس میں تفاؤل کے طور پر اس فرزند ارجمند کا نام بشیر الدین محمود احمد (جو مصلح موعود کا الہامی نام ہے ملاحظہ ہو سبز اشتہار) اسی لئے رکھا گیا کہ آپ اس وقت یہی خواہش رکھتے تھے۔ کہ یہی لڑکا مصلح موعود ہو۔ گویا آپ کا تفاؤل کے طور پر فرزند ارجمند کا نام بشیر الدین محمود رکھنا ایک اجتہادی میلان کو ظاہر کرتا ہے کہ شائد یہی لڑکا مصلح موعود ہو اس سے بھی ظاہر ہے کہ آپ اپنی حقیقی اولاد میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کے متلاشی تھے۔ غیر مبایعین کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے چھوٹے لڑکے صاحبزادہ مرزا مبارک احمد مرحوم کو بھی مصلح موعود گمان کیا تھا۔ سو اگرچہ ہمیں ان کے اس خیال میں کلام ہے لیکن اگر یہ بات بھی مان لیا جائے کہ صاحبزادہ مبارک احمد کے متعلق بھی حضور نے ایسا اجتہاد کیا تھا کہ یہی مصلح موعود ہے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تو یہ امر میری اس دلیل کے خلاف نہیں جو اس امر کے ثبوت میں پیش کر رہا ہوں کہ مصلح موعود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقیقی اولاد میں سے ہونا چاہیئے۔ کیونکہ آخر اس اجتہاد سے بھی یہی ثابت ہوا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی حقیقی اولاد سے ہی مصلح موعود کے متلاشی تھے۔ آپؑ کی اس تلاش نے بھی آخر یہی ثابت کیا۔ کہ آپؑ نے خدا تعالیٰ سے یہی طلب فرمایا تھا کہ ایسا بابرکت لڑکا آپکا حقیقی فرزند ہی ہو۔

دلیل سوم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا پر جو آپ نے بابرکت فرزند کے متعلق کی۔ کہ وہ نشانِ رحمت کے طور پر ظاہر ہو۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو ان الفاظ میں بشارت دی:۔

"سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملیگا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا"

بشارت الٰہیہ کے مندرجہ بالا الفاظ سے روز روشن کی طرح ظاہر ہے۔ کہ مصلح موعود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حقیقی فرزندوں سے ہی کوئی فرزند ہونا چاہیئے کیونکہ "وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا" کے فقرہ میں کلمہ ہی کا دو دفعہ آنا جو حصر پر دلالت کرتا ہے۔ اسی امر پر دال ہے۔ کہ مصلح موعود آپ ہی کی ذریت و نسل آپ ہی کے تخم سے ہونے کی وجہ سے ہوگا۔ نہ یہ کہ آپ کی اولاد در اولاد کے تخم کی شرکت سے وہ آپکی ذریت و نسل کہلائیگا۔

دلیل چہارم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تریاق القلوب صفحہ ۱۴۳ پر فرماتے ہیں:۔

"یہ یاد رہے کہ لڑکی پیدا ہونا یا ایک لڑکا پیدا ہو کر مر جانا اس سے الہام کو کچھ تعلق نہ تھا۔ الہام یہ بتلاتا تھا کہ چار لڑکے پیدا ہوں گے۔ اور ایک کو ان میں سے ایک مردِ مسیح صفت الہام نے بیان کیا۔ سو خدا تعالیٰ کے فضل سے چار لڑکے پیدا ہو گئے"

مندرجہ بالا عبارت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس امر کو واضح فرما دیا ہے کہ حضور کے اس وقت کے موجودہ چار لڑکوں میں سے ایک کو الہام نے مردِ مسیح صفت قرار دیا ہے۔ پس یہ حوالہ بھی اس بارہ میں فیصلہ کن ہے کہ مصلح موعود کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقیقی اولاد میں سے ہونا چاہیئے۔

دلیل چہارم

نشان آسمانی صفحہ ۱۴ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نعمت اللہ شاہ ولی علیہ الرحمۃ کی الہامی پیشگوئی کا ایک شعر جو مصلح موعود کے متعلق ہے۔ یوں نقل فرماتے ہیں:

دورِ او چوں شود تمام بکام
پسرش یادگار مے بینم

اور اس کا مفہوم یہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"یعنی جب اس کا (مسیح موعود کا) زمانہ کامیابی کے ساتھ گذر جائیگا تو اس کے نمونہ پر اس کا لڑکا یادگار رہ جائے گا"

محولہ بالا الفاظ اس امر پر بالصراحت دال ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک نعمت اللہ شاہ ولی علیہ الرحمۃ کی اس الہامی پیشگوئی کا مفہوم بھی یہی ہے کہ مصلح موعود مسیح موعودؑ کی حقیقی اولاد میں سے ہوگا۔ اور آپ کی زندگی میں پیدا ہو چکا ہوگا۔ اور اپنی وفات پر اپنے بعد آپ اسے اپنی یادگار کے طور پر چھوڑ جائینگے۔

مندرجہ بالا دلائل سے یہ معلوم کر کے کہ مصلح موعود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حقیقی فرزندوں میں سے ہی کوئی گرامی قدر فرزند ہونا چاہیئے۔ مصلح موعود کے زمانہ کی تعیین بھی ایک حد تک ہو جاتی ہے۔ لیکن ان دلائل کے علاوہ مصلح موعود کے زمانہ کی تعیین کے متعلق میں ۲ دو اور دلیلیں بھی پیش کرنا چاہتا ہوں۔

مصلح موعود کے زمانہ کی تعیین

جب ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مصلح موعود کی پیشگوئی کو شائع فرمایا۔ تو قادیان کے دو شخصوں نے بمقتضائے کینہ و حسد بعض لوگوں کو کہا کہ ہماری دانست میں عرصہ ڈیڑھ ماہ سے مشتہر کے گھر میں لڑکا پیدا ہو گیا ہے۔ اس امر کی تردید میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء کے اشتہار واجب الاظہار میں تحریر فرمایا:۔

"ابھی تک جو ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء ہے۔ ہمارے گھر میں کوئی لڑکا بجز پہلے ۲ دو لڑکوں کے جن کی عمر ۲۰، ۲۲ سال سے زیادہ ہے۔ پیدا نہیں ہوا۔ لیکن ہم جانتے ہیں۔ کہ ایسا لڑکا بموجب وعدۂ الٰہی ۹ سال کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا۔ خواہ جلد ہو خواہ دیر سے بہر حال اس عرصہ کے اندر پیدا ہو جائے گا"

اس اشتہار میں بموجب وعدہ الٰہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مصلح موعود کے پیدا ہونے کے زمانہ کی آخری حد ۹ سال بتائی ہے۔

منشی اندرمن کی نکتہ چینی اور اسکا جواب

اس پر منشی اندرمن مرادآبادی نے یہ نکتہ چینی کی۔ کہ ۹ برس کی حد جو پسر موعود کے لئے بیان کی گئی ہے۔ یہ بڑی گنجائش کی جگہ ہے۔ ایسی لمبی میعاد تک تو کوئی نہ کوئی لڑکا پیدا ہو سکتا ہے۔ اس نکتہ چینی کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جواب دیتے ہوئے اپنے اشتہار صداقت آثار میں جو ۸ اپریل ۱۸۸۶ء کا اشتہار ہے۔ فرمایا۔ "سو اول تو اس کے جواب میں واضح ہو۔ کہ جن صفات خاصہ کے ساتھ لڑکے کی بشارت دی گئی ہے کسی لمبی میعاد سے گو ۹ برس سے بھی دو چند ہوتی۔ اسکی عظمت اور شان میں کچھ فرق نہیں آسکتا

حب ایارج فیقرا کے متعلق دو اور آراء

(۱) ماسٹر نذیر احمد صاحب جمانی ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان:۔
"حب ایارج فیقرا جو آپنے مجھے شدید زکام کے علاج کے لئے دی تھی۔ میں نے انہیں واقعی جادو اثر پایا۔ پہلی خوراک ہی کے استعمال سے طبیعت کی حالت بدل گئی۔ تین خوراک کھانے کے بعد زکام کے تمام عوارض جاتے رہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ یہ دوا اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔" (۲) مستری گوہر دین صاحب قادیان "میں نے حب ایارج فیقرا استعمال کی ہیں۔ میرے سارے بدن میں سخت دردیں تھیں۔ ہوا میں سو نہیں سکتا تھا۔ اب افاقہ ہے۔ ہوا میں سو سکتا ہوں۔ پیشاب کھل کر آنے لگا ہے۔ اور بلغم کو بھی آرام ہے۔ فائدہ ہونے کی وجہ سے میں ابھی تک استعمال کئے جا رہا ہوں"

حب ایارج فیقرا قیمت فی تولہ ۱۲/

طبیہ عجائب گھر قادیان

آپکو لڑکے کی خواہش ہے

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا ۹۹ فیصدی مجرب نسخہ جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں ہوتی ہوں۔ ان کو حمل کے پہلے مہینے سے ہی "فضل الٰہی" دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ قیمت پندرہ روپے مکمل کورس مناسب ہوگا کہ لڑکا پیدا ہونے پر ایام رضاعت میں ماں اور بچہ کو اٹھرا کی گولیاں جن کا نام

"ہمدرد نسواں"

ہے۔ دی جائیں۔ تاکہ بچہ آئندہ مہلک بیماریوں سے محفوظ رہے۔

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمتِ خلق قادیان پنجاب

Digitized By Khilafat Library Rabwah

بلکہ صریح دلی انصاف ہر ایک انسان کا شہادت دیتا ہے۔ کہ ایسے عالی درجہ کی خبر جو ایسے نامی اور اخص آدمی کے تولد پر مشتمل ہے۔ انسانی طاقتوں سے بالاتر ہے۔ اور دعا کی قبولیت ہو کر ایسی خبر کا ملنا بے شک یہ بڑا اعجازی آسمانی نشان ہے نہ یہ کہ صرف پیشگوئی ہے۔"

اس تحریر میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مصلح موعود کی پیدائش کے زمانہ کی آخری حد نو برس ہی قرار دی ہے۔ چنانچہ اسی اشتہار میں آگے چلکر تحریر فرماتے ہیں اس عاجز پر اس قدر کھل گیا ہے۔ کہ ایک لڑکا بہت ہی قریب ہونے والا ہے جو مدت حمل سے تجاوز نہیں کرسکتا۔ اس سے ظاہر ہے۔ غالباً ایک لڑکا ابھی ہونے والا ہے۔ یا بالضرور اس کے قریب حمل میں۔ لیکن یہ ظاہر نہیں کیا گیا۔ کہ جو اب پیدا ہوگا یہ وہی لڑکا ہے۔ یا وہ کسی اور وقت میں نو برس کے عرصہ میں پیدا ہوگا۔"

اس اشتہار کے بعد بعض لوگوں نے بلا وجہ یہ کہنا شروع کیا۔ کہ جو لڑکا پیدا ہونے کی پیشگوئی تھی اس کا وقت گزر گیا ہے۔ اور وہ غلط نکلی ہے۔ جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام "اشتہار محک اخیار و اشرار" شائع فرمایا۔ یہ اشتہار سرمہ چشم آریہ کے آخر میں شامل ہے۔ حضور نے معترضین کے جواب میں تحریر فرمایا۔

"اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء میں صاف صاف تولد فرزند موعود کے لئے نو برس کی میعاد لکھی گئی ہے۔ اور اشتہار ۸ اپریل ۱۸۸۶ء میں کسی برس یا مہینے کا ذکر نہیں۔ اور نہ اس میں یہ ذکر ہے کہ جو نو برس کی میعاد رکھی گئی ہے وہ اب منسوخ ہوگئی ہے۔"

اس اشتہار میں بھی آپ نے پسر موعود کی پیدائش کے زمانہ کی آخری حد ۹ برس ہی بتائی ہے۔ اور صاف فرما دیا ہے کہ یہ میعاد منسوخ نہیں ہوئی۔

اس کے بعد آپ کے ہاں ۸ اپریل ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی کے مطابق ۷ اگست ۱۸۸۶ء کو ایک لڑکا پیدا ہوا۔ جو سولہ ماہ زندہ رہ کر فوت ہوگیا۔ اس پر مخالفین نے شور و شر کیا۔ اور یہ کہنا شروع کیا۔ کہ یہ وہی لڑکا تھا۔ جس کے متعلق ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء اور ۸ اپریل ۱۸۸۶ء کے اشتہارات میں یہ ظاہر کیا گیا تھا کہ وہ صاحب شکوہ اور عظمت و دولت ہوگا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ اس امر کی تردید کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو "حقانی تقریر بر واقعہ وفات بشیر" شائع فرمایا۔ جو سبز اشتہار کے نام سے موسوم ہے۔ اس میں آپ نے مصلح موعود کے متعلق بعض اور الہامی بشارتیں بھی بیان فرمائیں۔ اور معترضین کو جواب دیا کہ:۔

"جس قدر اس عاجز کی طرف سے اشتہار چھپے ہیں۔ جن کا لیکھرام پشاوری نے وجہ ثبوت کے طور پر اپنے اشتہار میں حوالہ دیا ہے۔ ان میں سے کوئی شخص ایک حرف بھی پیش نہیں کرسکتا جس میں یہ دعویٰ کیا گیا ہو۔ کہ مصلح موعود اور عمر پانے والا یہی لڑکا تھا جو فوت ہوگیا ہے۔" پھر اسی جگہ حاشیہ میں تحریر فرمایا۔

"یہ مفتری لیکھرام پشاوری ہے جس نے تینوں اشتہار مندرجہ متن اپنے اثبات دعویٰ کی غرض سے اپنے اشتہار میں پیش کئے ہیں۔ اور سراسر خیانتوں سے کام لیا ہے۔ مثلاً وہ اشتہار ۸ اپریل ۱۸۸۶ء کا ذکر کر کے اس کی یہ عبارت اپنے اشتہار میں لکھتا ہے۔ کہ اس عاجز پر اس قدر کھل گیا۔ کہ لڑکا بہت ہی قریب ہونے والا ہے۔ جو ایک مدت حمل سے تجاوز نہیں کرسکتا۔ لیکن اس عبارت کا اگلا فقرہ یعنے یہ فقرہ کہ یہ ظاہر نہیں کیا گیا۔ کہ جو اب پیدا ہوگا یہ وہی لڑکا ہے۔ یا وہ کسی اور وقت میں نو برس کے عرصہ میں پیدا ہوگا۔ اس فقرہ کو اس نے عمداً نہیں لکھا۔ کیونکہ یہ اس کے مدعا کو مضر تھا۔ اور اس کے خیال فاسد کو جڑ سے کاٹتا تھا۔" الخ

سبز اشتہار کی اس عبارت سے بھی ظاہر ہے۔ کہ مصلح موعود کی پیدائش کے لئے بموجب وعدہ الٰہی جو نو برس کی حد مقرر تھی وہ قائم تھی۔

مصلح موعود کی شخصیت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات سے جہاں یہ واضح ہے۔ کہ مصلح موعود کو ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے بعد ۹ برس کے عرصہ میں پیدا ہونا چاہئے۔ وہاں یہ امر بھی روز روشن کی طرح ظاہر ہے۔ کہ مصلح موعود بشیر اوّل متوفے کے بعد بلا توقف پیدا ہونا چاہیے۔ اس امر کے الہام سے ثابت ہوجانے پر مصلح موعود کی شخصیت بھی معین اور مشخص ہو جاتی ہے۔ اس امر کا ثبوت کہ مصلح موعود کو بشیر اوّل متوفی کے بعد بلا توقف پیدا ہو جانا چاہیئے یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ان الہامات میں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں شائع کئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

"خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عمنوائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے وہ رجس سے پاک ہے۔ اور وہ نور اللہ ہے مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے۔ جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت و دولت ہوگا وہ دنیا میں آئے گا۔ اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔" الخ

مندرجہ بالا الہامی عبارت میں دو لڑکوں کی پیدائش کا ذکر ہے۔ خوبصورت پاک لڑکا مہمان آتا ہے کی عبارت سے لے کر مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے تک کی عبارت بشیر اوّل متوفی کے متعلق ہے۔ جو چند ماہ کے بعد فوت ہو کر اپنا مہمان ہونا ظاہر کر گیا۔ اور اس کے بعد کی عبارت جو "اس کے ساتھ فضل ہے۔ جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا" سے شروع ہوتی ہے یہ مصلح موعود کی پیشگوئی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سبز اشتہار میں خوبصورت پاک لڑکا مہمان تمہارا مہمان آتا ہے کو بشیر اول کے متعلق پیشگوئی قرار دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"بذریعہ الہام صاف طور پر کھل گیا ہے کہ یہ سب عبارتیں پسر متوفے کے حق میں ہیں۔ اور مصلح موعود کے حق میں جو پیشگوئی ہے وہ اس عبارت سے شروع ہوتی ہے۔ کہ اس کے ساتھ فضل ہے۔ جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا ہے اور نیز دوسرا نام اس کا محمود اور تیسرا نام اس کا بشیر ثانی بھی ہے۔ اور ایک الہام میں اس کا نام فضل عمر ظاہر کیا گیا ہے اور ضرور تھا۔ کہ اس کا آنا معرض التوا میں رہتا جب تک یہ بشیر جو فوت ہوگیا ہے پیدا ہو کر پھر واپس اٹھایا جاتا۔ کیونکہ یہ

شباکن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے۔ کونین خالص تو ملتی نہیں۔ اور ملتی ہے تو چھ سات روپے اونس۔ پھر کونین کے استعمال سے بھوک بند ہو جاتی ہے۔ سر میں درد اور چکر پیدا ہو جاتے ہیں۔ گلا خراب ہو جاتا ہے۔ جگر کا نقصان ہوتا ہے۔ اگر ان امور کے بغیر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں۔ تو شباکن استعمال کریں۔

قیمت یکصد قرص ایک روپیہ پچاس قرص ۱۰/
ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ خدمت خلق قادیان

الفضل کے معاونین

(۱) مرزا اکبر حسین صاحب کوئٹہ نے اپنی ترقی کی خوشی میں الفضل ایک سال کے لئے اپنے کسی عزیز کے نام جاری کرایا ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

(۲) جناب ظفر اللہ خانصاحب بریلی نے دو مستحق اشخاص کے نام ایک سال کے لئے خطبہ نمبر جاری کرنے کی غرض سے نقد رقم ارسال فرمائی ہے۔ اللہ تعالےٰ اس صدقہ جاریہ کے لئے انہیں جزائے خیر دے۔

خاکسار منیجر الفضل

205

Digitized By Khilafat Library Rabwah

...ے اس کے قدموں چھوڑ رکھے تھے۔ بشیر اول جو فوت ہو گیا ہے۔ بشیر ثانی کے لئے بطور ارہاص تھا۔ اس لئے دونوں کا ایک ہی پیشگوئی میں ذکر کیا گیا۔ (سبز اشتہار)

وحی الہی کا یہ فقرہ کہ "اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئیگا" اس بات پر روشن دلیل ہے کہ مصلح موعود کو بشیر اول متوفی کے بعد بلا توقف پیدا ہونا چاہیئے تھا۔

مصلح موعود کی تعیین

اگر مصلح موعود کا آئندہ کسی دور کے زمانہ میں بھیجا جانا مقدر ہوتا۔ تو پھر پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ بشیر اول متوفی کے ذکر کے ساتھ یہ نہ فرماتا۔ کہ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئیگا۔ بلکہ یہ فرماتا کہ اس کے بعد فضل ہے جو اس کے آنے کے بعد آئیگا۔ الہامی فقرہ میں دو جگہ "ساتھ" کا لفظ اس بات کی صراحت کر رہا ہے۔ کہ مصلح موعود کو بشیر اول کے بعد بلا توقف پیدا ہونا چاہئے۔ یعنی بشیر اول اور مصلح موعود کی پیدائش کے درمیانی زمانہ میں کوئی بچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاں پیدا نہیں ہوگا مصلح موعود کا الہامی نام بشیر ثانی بھی اس بات پر دلیل ہے۔ کہ وہ بشارت الٰہیہ کے ماتحت ہونے والوں لڑکوں میں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بلحاظ ترتیب دوسرا لڑکا ہوگا کیونکہ لفظ ثانی عدد ترتیبی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سراج منیر صفحہ ۳۱ کے حاشیہ میں خود بھی فرماتے ہیں:۔ "سبز اشتہار میں صریح لفظوں میں بلا توقف لڑکا پیدا ہونے کا وعدہ تھا۔ سو محمود پیدا ہو گیا۔ کس قدر یہ عظیم الشان پیشگوئی ہے۔ اگر خدا کا خوف ہے تو پاک دل کے ساتھ سوچو"

یہی محمود جس کے سبز اشتہار میں صریح لفظوں میں بلا توقف پیدا ہونے کا ذکر ہے۔ اسی کو سبز اشتہار میں مصلح موعود قرار دیا گیا ہے۔ اور اس کا نام فضل بشیر ثانی اور فضل عمر بتایا گیا ہے۔ سو اس بات کی تعیین کے بعد کہ مصلح موعود کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقیقی اولاد میں سے ہونا چاہیئے۔ اور پھر اس بات کی تعیین سے کہ اسے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء سے ۹ برس کے اندر پیدا ہونا چاہیئے اور پھر اس بات کی تعیین کہ اسے بشارت الٰہیہ کے ماتحت پیدا ہونے والے لڑکوں میں سے دوسرا لڑکا ہونا چاہیئے۔ اور پھر سب سے بڑھ کر اس بات کی تعیین سے کہ مصلح موعود کو بشیر اول متوفی کے بعد بلا توقف پیدا ہونا چاہیئے۔ اب مصلح موعود کی شخصیت کا بھی معین اور مشخص ہو جانا کوئی مشکل امر نہیں رہ جاتا۔ بلکہ ان سب دلائل سے روز روشن کی طرح واضح ہو جاتا ہے۔ کہ اس پیشگوئی کے مصداق علم الٰہی کے ماتحت صرف سیدنا حضرت امیر المؤمنین میرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ہی ہیں لا غیر۔

قاضی محمد نذیر لائلپوری مبلغ سلسلہ احمدیہ

رشتوں کی ضرورت

یو۔پی کے اعلیٰ معزز احمدی خاندان کی دو صاحبزادیوں کے واسطے معزز شہری تمدن والے نوجوان احمدی رشتوں کی فوری ضرورت ہے۔ لڑکیوں کے والد صاحب مرحوم سرکاری اعلیٰ عہدہ دار اور خطاب یافتہ تھے۔ بھائی اس وقت ایک ممتاز فوجی عہدہ پر متعین ہیں۔ لڑکیوں کی تعلیم شریف گھرانوں کے قدیم دستور کے مطابق خانگی طور پر ہوئی ہے۔ احباب بعض وقت خاندان کو ہر دوسرے اشیاء پر ترجیح دیتے ہیں اس لئے نظارت کو خاص طور پر اس اعلان کی ضرورت پیش آئی ہے۔ یو۔پی کا خاندان پنجاب کے کسی اعلیٰ خاندان سے اپنا تعلق قائم کرنے کو ترجیح

نارتھ ویسٹرن ریلوے

سبارڈینیٹ سروس کمیشن لاہور

سپرنٹنڈنٹ مکینیکل ورکشاپس نارتھ ویسٹرن ریلوے مغلپورہ اور دیگر متعلقہ دفاتر میں کلرکوں کے طور پر تقرر کے لئے امیدواران کی طرف سے ۳۰ نومبر ۱۹۴۲ء تک درخواستیں مطلوب ہیں۔ درخواستیں مجوزہ فارم پر ہونی چاہئیں۔ جو نارتھ ویسٹرن ریلوے کے بڑے سٹیشنوں کے سٹیشن ماسٹروں سے مل سکتا ہے

تنخواہ:۔ ۳۰ - ۲ - ۲/۱ - ۵۰ - ۲ - ۶۰

کم سے کم اوصاف:۔ کسی منظور شدہ یونیورسٹی کا سکنڈ ڈویژن میٹرک۔ یا اس کے مترادف امتحان یا جونیئر کیمبرج تھرڈ ڈویژن میٹرک بھی جو یہ ثابت کر سکے۔ کہ وہ صرف چند نمبروں کی کمی سے سکنڈ ڈویژن حاصل نہیں کر سکے زیر غور لائے جا سکتے ہیں۔

عمر یکم ۱۹۴۲ء کو۔ گریجوایٹوں اور سابق فوجی آدمیوں کی صورت میں عمر علی الترتیب ۱۸ سے ۲۵ سال تک اور ۳۰ سے ۴۰ سال تک ہونی چاہئیے۔

اقلیتوں کے لئے مخصوص اسامیاں:۔ مسلمان ۲۰، اینگلو انڈین اور ڈومی سائلڈ یوروپین ۲، سکھ۔ ہندوستانی عیسائی اور پارسی ۱۲، غیر مخصوص:۔ ۳۹

مزید تفصیلات کے لئے چیئرمین۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے سبارڈینیٹ سروس کمیشن ۴۴، لارنس روڈ لاہور کے نام ایک لفافہ ارسال کیجئے۔ جس پر ٹکٹ چسپاں ہو۔ اور اپنا پورا پتہ درج ہو لفافہ کے بائیں بالائی کونہ میں یہ الفاظ لکھیں۔ "ورکشاپ کلرکوں کی تفصیلات"

چیئرمین

حبوب جوانی

جوانی عمر کے کسی خاص حصہ کا نام نہیں جوانی اس طاقت کا نام ہے۔ جو انسان اپنے اندر محسوس کرتا ہے۔ ایسا آدمی ہر عمر میں جوان ہے۔ اگر اس جوانی کی ضرورت ہے۔ تو مادہ حیات پیدا کرنے والی دوا

"حبوب جوانی"

استعمال کریں۔ قیمت پچاس گولیاں تین روپے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

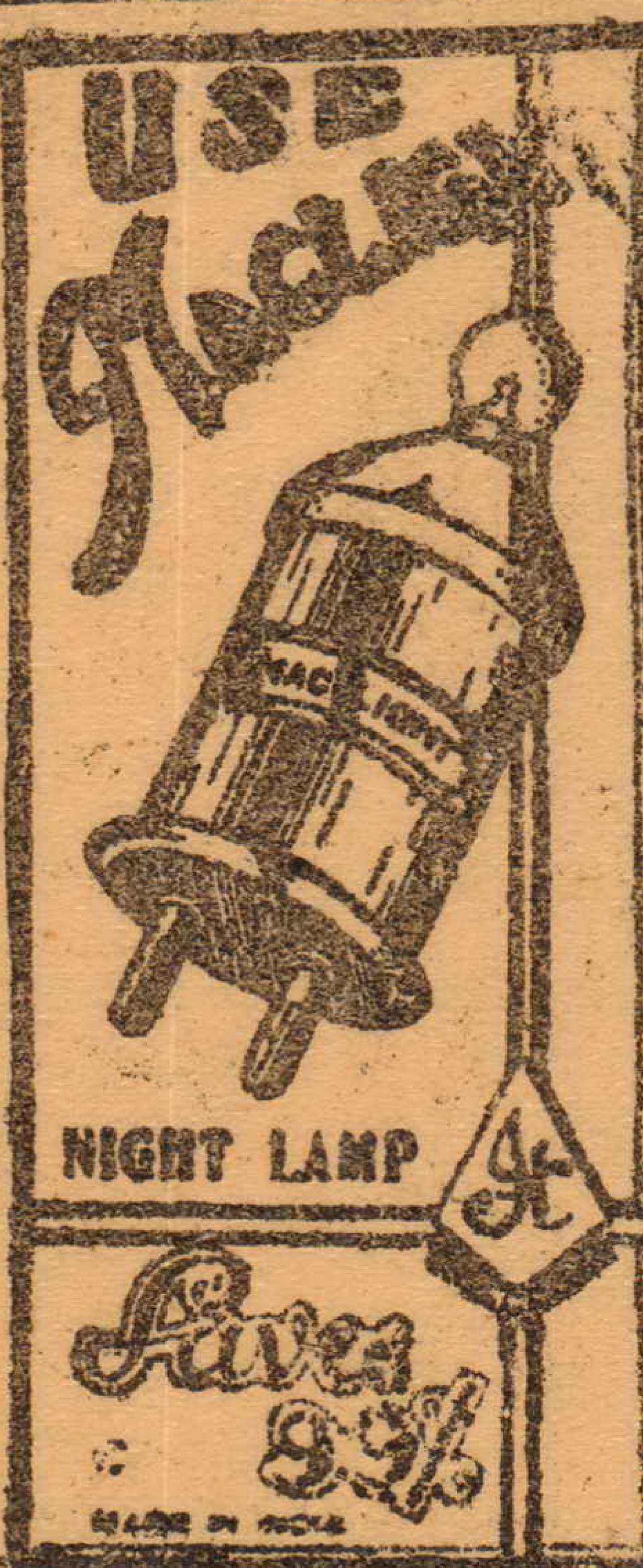

میک لائٹ

اپنے گھروں میں استعمال کے لئے خریدیں

بجلی کے بل میں ۹۹ فیصدی بچت کرتا ہے

ہر جگہ بکتا ہے

میک ورکس قادیان

حب اٹھرا
اسقاط کا مجرب علاج

جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں۔ یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ ان کے لئے حب اٹھرا رجسٹرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے۔ حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ شاہی طبیب دربار جموں و کشمیر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔

حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو اس کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ ایک مکمل خوراک گیارہ تولے۔ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ دواخانہ معین الصحت قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ماسکو ۲۹ اکتوبر۔ روس کے ایک ضمنی اعلان میں درج ہے کہ سٹالن گراڈ کے رقبہ میں روسی فوجوں نے دشمن کے تمام حملے پسپا کر کے انہیں ان کے سابقہ مورچوں پر دھکیل دیا۔ شہر کے جنوبی حصہ میں سات مورچوں اور کئی خندقوں کو تباہ کر دیا گیا۔ دشمن کے ۱۷ ہوائی جہاز گرا لئے گئے۔

توابسی کے شمال مشرق میں دشمن کے حملے پسپا کر دئے۔ مشرقی کاکیشیا کے رقبہ میں جرمنوں کو کمک مل گئی۔ جس کی وجہ سے روسی فوجیں ہٹ کر نئے مورچوں پر آ گئیں۔ دشمن موزڈاک کے جنوب مغرب میں تیزی سے تازہ دم فوجیں لا رہا ہے اور زبردست طاقت سے حملہ کر رہا ہے۔ یہ شہر گروزنی کے تیل کے چشموں سے ۱۱۰ میل مغرب میں ہے۔ سٹالن گراڈ سے آمدہ تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ تمام مشکلات کے باوجود روسی فوجیں شہر میں ایسی مزاحمت کر رہی ہیں۔ جس سے جرمن ہائی کمان پریشان ہے۔ جرمنوں نے پچھلے چندہ دن میں بہت زبردست حملہ کیا ہے۔ جب جرمنوں نے شہر کے شمالی حصہ پر جو روسی فوجوں کے قبضہ میں ہے بموں کی بوچھاڑ شروع کی۔ تو جرمن ہوائی جہازوں سے سارا آسمان سیاہ نظر آتا تھا۔

قاہرہ ۲۹ اکتوبر۔ کل آٹھویں فوج نے کوئی پیش قدمی نہیں کی۔ ٹینکوں کی جو لڑائی شروع ہوئی۔ وہ اتنی وسیع پیمانہ پر نہیں تھی۔ جتنی کہ ایک دن پہلے ہوئی۔ ۲۷، ۲۸ اکتوبر کی رات دشمن نے ہمارے مورچوں پر ایک جوابی حملہ کیا۔ جسے پسپا کر دیا گیا۔ کل ٹینکوں کی کچھ معمولی جھڑپیں ہوئیں جن میں دشمن کو نقصان پہنچایا گیا۔ ریوٹر کے سپیشل نامہ نگار نے جو آٹھویں فوج کے ساتھ ہے لکھا ہے۔ "یہ بڑی جانکھوں کی لڑائی ہے۔ مگر اسے نبھایا جا رہا ہے"۔ یہ الفاظ ایک مضبوط و توانا انگریز سپاہی نے مجھے کہے۔

نئی دہلی ۲۹ اکتوبر۔ جنرل ہیڈ کوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے کہ کل جاپانی ہوائی جہازوں نے پھر شمال مشرقی ہندوستان کے ہوائی اڈوں پر حملہ کیا۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق بہت تھوڑا جانی نقصان ہوا۔ اور معمولی مالی نقصان ہوا۔ امریکی جہازوں نے یقینی طور پر دشمن کا ایک لڑاکا اور ایک بمبار جہاز گرا دیا۔ کئی جہازوں کو نقصان پہنچایا گیا۔

شیلانگ ۲۹ اکتوبر۔ آسام میں تمام ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ ان تمام ریڈیو سیٹوں پر قبضہ کر سکتے ہیں۔ جن کے متعلق انہیں معلوم ہو۔ کہ وہ ناپسندیدہ مقاصد کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔

نئی دہلی ۲۹ اکتوبر۔ پولیس نے آج دہلی اور نئی دہلی میں چودہ مختلف مقامات پر چھاپے مارے اور سات اشخاص کو جن میں "ہندوستان ٹائمز" کے سٹاف کا ایک ممبر اور ایک لڑکی بھی شامل ہے۔ گرفتار کر لیا۔ ایک مکان سے کچھ کیمیائی اشیاء برآمد ہوئیں۔ خانہ تلاشیاں کانگرس بلیٹن کی اشاعت اور حال ہی کے بم کے واقعات کے سلسلے میں کی گئیں۔

لاہور ۲۹ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ سردار بلدیو سنگھ اور سر سکندر حیات کے پیکٹ کے مطابق وزیر اعظم سر سکندر حیات چند روز کے اندر اندر پنجاب اسمبلی میں اعلان کرنے والے ہیں کہ ہندو مسلمانوں اور سکھوں کے اپنے معاملات کے متعلق جو قانون پاس ہوگا۔ متعلقہ قوموں کے ممبران اسمبلی کی رضامندی سے ہی ہوگا۔

بمبئی ۲۸ اکتوبر۔ "ٹائمز آف انڈیا" کے کاغذ کے گودام کو کل شام آگ لگ گئی جس سے دو لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا۔ آٹھ دس فائر انجن موقعہ پر پہنچ گئے۔ اور دو گھنٹوں میں آگ پر قابو پا لیا گیا۔ آگ لگنے کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔

لاہور ۲۹ اکتوبر۔ پنجاب اسمبلی میں آج ایک ممبر نے ریزولیوشن پیش کیا۔ کہ حکومت ہند سے یہ سفارش کی جائے۔ کہ اشیائے خوردنی کی طرح ان اشیاء کی قیمتوں پر بھی کنٹرول عائد کر دیا جائے جو زراعت پیشہ جماعتوں کو اپنے گھریلو یا پیشہ ورانہ استعمال کے لئے خریدنی پڑتی ہے۔ شیخ صادق حسن نے ترمیم پیش کی۔ کہ ریزولیوشن میں الفاظ "زراعت پیشہ" اور "جماعتوں" کے درمیان الفاظ "غریب شہری" بڑھائے جائیں۔ آپ نے زور دیا کہ غریب شہریوں کی ضروریات کا خیال رکھا جائے۔ اور کپڑے پر کنٹرول کیا جائے۔ ریزولیوشن ترمیم شدہ صورت میں اتفاق رائے سے پاس ہوا۔ رائے بہادر موہن لال نے ریزولیوشن پیش کیا۔ کہ یہ اسمبلی حکومت ہند سے سفارش کرتی ہے کہ مرکزی خزانہ سے کم از کم ڈیڑھ ارب روپیہ کی رقم پنجاب گورنمنٹ کو دے تاکہ وہ اسے فوجی ملازمت سے سبکدوش شدہ پنجابی سپاہیوں کی حالت سدھارنے کے لئے استعمال کر سکے۔ ریزولیوشن پاس ہو گیا۔

نیویارک ۲۹ اکتوبر۔ جرمنی نے وشی سے تجارتی جہاز حوالے کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ اور اندازہ لگایا جاتا ہے کہ یہ مطالبہ تین لاکھ ٹن کے تجارتی جہازوں کے لئے ہے جو اب فرانسیسی بندرگاہوں میں ہیں۔

پٹنہ ۲۹ اکتوبر۔ سرکاری اعلان مظہر ہے کہ فوج نے ۱۱ اور ۱۸ اکتوبر کو مقامات لوکاما کے گاؤں ملیور پر چھاپے مارے۔ دونوں مرتبہ فوج کو گولی چلانی پڑی کیونکہ چند لوگوں نے فوج کے گھیرے سے بھاگ جانے کی کوشش کی۔ جس گروہ کی گرفتاری کے لئے یہ چھاپے مارے گئے۔ اس نے آزاد حکومت بنا رکھی تھی۔ اور دو جو کیدار ان کو کمانڈر مقرر کر رکھا تھا۔ جنہیں اب پکڑ لیا گیا ہے۔ ملزمان نے اپنے آپ کو افسر بنا لیا۔ اور منادی کر دی کہ برطانوی راج ختم ہو گیا ہے اور سوراجیہ قائم ہو گیا ہے انہوں نے اعلان کیا تھا۔ کہ جو شخص ان کے احکام کی خلاف ورزی کریگا۔ اسے موت کی سزا دی جائے گی۔

بمبئی ۲۹ اکتوبر۔ آج صبح پارچات اور وردیاں بنانے والے گودام میں ایک دیسی ساخت کا بم پھٹ گیا۔ بم پھٹنے سے گودام میں آگ لگ گئی۔ کچھ بنی ہوئی وردیاں اور پارچات کی گانٹھیں جل کر راکھ ہو گئیں۔ پولیس تفتیش کر رہی ہے۔

واشنگٹن ۲۹ اکتوبر۔ گوڈال کنال میں جاپانیوں نے متعدد بار فوج اتارنے کی کوشش کی لیکن امریکی فوجوں۔ بحری جہازوں اور طیاروں نے ہر بار اس کوشش کو ناکام بنا دیا۔ جاپانیوں کا بھاری نقصان جان ہوا ہے۔

لنڈن ۲۹ اکتوبر۔ [illegible] نائب وزیر جنگ نے ایک تقریر میں مصر کی لڑائی کی بہت زیادہ اہم اور دور رس نتائج کی حامل ہے۔ رومیل کی طاقت کے خلاف آٹھویں برطانی فوج کا یہ حملہ اپنے اندر بہت زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ جنرل رومیل اپنے مورچوں میں شگاف نہ ہونے دینے کی پوری کوشش کریگا۔ اور برطانی فوج کے مقابلہ پر اپنا سب کچھ لگا دیگا کیونکہ یہ جنگ جتنی ہمارے لئے اہم ہے اتنی ہی جنرل رومیل کے لئے اہم ہے۔ یہ پہلا واقعہ ہے کہ دشمن کے بازوؤں پر حملہ ناممکن ہے۔ بلکہ بم بارودی سرنگوں سے بھرے ہوئے میدان اور قلعہ بند مورچہ بندیوں پر حملے کر رہے ہیں۔ ہمارا یہ حملہ سامنے کی طرف سے کامیابی کیساتھ جاری ہے۔

سورت ۲۹ اکتوبر۔ تواسرا کے ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ پولیس نے اس کے مکان کی تلاشی لے کر قابل اعتراض لٹریچر اور مادہ آتشگیر برآمد کیا۔

سورت ۲۹ اکتوبر۔ آج صبح سالباپور پولیس لائن کے احاطہ میں ایک دیسی ساخت کا بم پھٹ گیا۔ ایک پولیس کانسٹیبل سخت زخمی ہو گیا۔

لزبن ۲۹ اکتوبر۔ یوگوسلافیہ بلقانی ملکوں کی باہمی رقابتوں کے طوفان کا مرکز بنتا نظر آ رہا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ہنگری بلغاریہ۔ جرمنی اور اٹلی چاروں اس ملک کا زیادہ سے زیادہ حصہ ہڑپ کرنے کی فکر میں ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ اگر جنرل میہلووچ اپنے چھاپہ مار دستوں سے نازیوں اور اطالیوں کے لئے مشکلات پیدا نہ کرتا۔ تو اٹلی اور جرمنی آپس میں اس ملک کو بانٹ لیتے۔ مگر روس کی جنگ اور اس کے ساتھ جنرل میہائیلووچ کی سرگرمیوں نے نازیوں کو مجبور کر دیا ہے کہ وہ ہنگری اور بلغاریہ سے اس ملک میں امن قائم کرنے میں امداد طلب کریں۔

حالات کا تقاضا یہ ہے کہ الفضل کو معمولی سے معمولی نقصان سے بچائیں۔ لہذا وی پی ضرور وصول فرمائیے۔ جو ۲ نومبر کو ارسال کئے جا رہے ہیں۔
(مینیجر)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی